عشقِ احمد ﷺ
صائمہ جبین مہک

ISBN : 978 969 7738 91 7

(مجموعہءِ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ)

عشقِ احمد ﷺ

صائمہ جبین مہک

urdusukhan@urdusukhan.com www.urdusukhan.com

آرٹ لینڈ، گرلز کالج روڈ، اردو بازار چوک اعظم (لیہ) فون: 0302-7844094

اسٹاکسٹ: فائن پبلی کیشنز، آفس 16، II۔ سیکنڈ فلور ڈیوس ہائٹس، ڈیوس روڈ لاہور

عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صائمہ جبین مہک
چکوال
s.j.mehak@gmail.com

ناشر: اردو سخن پاکستان و SAM JM انٹرنیشنل پبلیکیشنز
نمودِ اول: 2019ء

کمپوزنگ: محمد شہر یار ناصر
اہتمام/سرورق: ناصر ملک
طباعت: شیرِ ربانی پریس، ملتان
ہدیہ: دعائیں

urdusukhan@urdusukhan.com www.urdusukhan.com

آرٹ لینڈ، گرلز کالج روڈ، اردو بازار چوک اعظم (لیہ) فون: 0302-7844094
اسٹاکسٹ: ادارہ فکرو دانش، الحمد پلازہ، اردو بازار لاہور

انتساب

رحمت اللعالمین، سید الکونین، نورِ مجسم، مولائے کل، ختم الرسل،
فخرِ موجودات، صاحبِ لولاک
پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام!

کروں شکر مولا سخن یہ مہکؔ کا
ہوا سرخرو ہے ملا عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بہت قیمتی ہے عقیدت کی دولت
عطا خاص ہے یہ عطا عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فہرست

مضامین:

فلیپ:

حمدِ باری تعالیٰ:

نعتِ مبارکہ، قطعات و فردیات:

سفرِ عشق

ڈھونڈتی میں پھر رہی تھی راستوں کے جو نشاں
جستجو کے اِس سفر کو آخرش منزل ملی

آنکھ اشک بار، سر سجدہ ءِ شکر سے سرنگوں، قلب و جاں عشقِ احمد ﷺ سے مسرور اور قلم ثنائے مصطفی ﷺ سے مہکتا ہوا شوقِ دید کے سفر پر رواں دواں ہے۔ میرے جذب و عشق کی داستاں بیان کرتا ہوا ہر شعر جب قلب کی تختی پر اترا تو جس راحت و سکوں سے رب نے نوازا ان کیفیات کو الفاظ کی وسعتوں میں بیان کرنا گویا سمندر کو کوزے میں بند کرنا ہے مگر نعت لکھنے کے بعد سخن کو وہ رُخِ جمال ملا جس سے لفظوں کا چہرہ نورِ مصطفی ﷺ سے منور ہو کر دمکنے لگ گیا ہے۔

اب چمکنے لگا ہے سخن بھی مہکؔ
ہے گلستاں بھی دل کا مہکتا ہُوا

آقائے دو جہاں ﷺ کی محبت فرض ہے اور وہ قلوب خوش قسمت ہوتے ہیں جنہیں عشقِ احمد ﷺ کا سوز عطا ہوتا ہے۔ میں اس عطا پر رب کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔ قلبِ مضطر کو کنارہ صرف مدینے والے کی محبت ہی دے سکتی ہے۔ اس کتاب میں شوقِ دید میں تڑپتی ہوئی میری ساری

کیفیات ثنائے مصطفی ﷺ میں لب کشا ہیں۔

مل گیا ہے سکوں یاد سے آپ ﷺ کی
یہ تڑپنا مرا اب دوا ہو گیا
جب کبھی نعت لکھ نہ سکوں تو لگے
فرض چاہت کا مجھ سے قضا ہو گیا

میں عشق کے اس سفر میں اُن تمام عاشقانِ رسول ﷺ کی تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کے مضامین لکھنے، کتاب کو ترتیب دینے، کتاب کا ٹائیٹل بنانے میں میرا ساتھ دیا۔ میں خصوصی طور پر اپنی قابل فخر استاد، ماں جیسی شفیق ہستی مادرِ دبستانِ لاہور محترمہ شہناز مزمل کی شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے شعری سفر میں میری رہنمائی کی اور آج اس قابل بنایا کہ مجھ جیسی ناچیز کو بھی شعر کہنے کا کچھ سلیقہ آ گیا۔ اور میں قابلِ قدر ہستی محترم مصور منیر صاحب (ڈھرنال) کی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے عقیدت کے والہانہ جذبات سے اپنی نایاب مصوری کا تحفہ ''احمد ﷺ'' کے نام سے مجھے دیا۔ میں اپنے والدین کے لیے بھی بہت دعا گو ہوں جن کی محبت بھری شفیق چھاؤں نے مجھے وہ سایہ دیا جس کی ٹھنڈک میں میرا ذوقِ قلم نمو پاتا رہا۔

میری پہلی کتاب ''سلگتی یادوں کے دیپک''، جو نظموں پر مشتمل مجموعہ کلام تھا، اور دوسری کتاب غزلیات ''ہم ادھورے رہے ہیں''، جس کا پہلا ایڈیشن کینیڈا میں شائع ہوا، کے بعد نعتیہ سخن کا شوقِ سفر عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی جستجو میں چلتا رہا۔ عشقِ مصطفیٰ ﷺ وہ جستجو ہے جو مومن روزِ اوّل سے کرتا ہے۔ اور مجھے جو راحت اور قلبی اطمینان نعت لکھ کر حاصل ہوا اُس کا مقابلہ دنیا کا کوئی سخن نہیں کرسکتا۔ یہ وہ عشق ہے جو ایک انسان کو مکمل کرتا ہے۔ میرا دل کیف حضوری سے مسرور رہے۔

ہوگئی ہے عطا مدحتِ مصطفی ﷺ
لکھ لیا یا نبی ﷺ دل کو راحت ہوئی
شکر مولا ترا میں کروں بس ادا

میں بہت خوش مجھے یہ سعادت ہوئی

نعت گوئی کا سفر بہت حساس ہے کہ یہ راہِ حق ہے، سنبھل کہ چلنا یہاں ہے منزل قدم قدم پر۔اور ذرا سی بھی کوتاہی مسافر کو منزل سے غافل کر سکتی ہے۔اس سفر پہ چلنا میرے لیے بہت کٹھن تھا لیکن عشق کے پر مجھے کسی طائر کی طرح مدینے کی جانب لے گئے اور تصور مصطفی ﷺ کی روشنی آفتاب کی طرح میری راہوں کو منور کرتی گئی۔

مجھے امید ہے میرا محبت سے لکھا یہ ہدیہ میرے سرکار سرورِ کونین، راحتِ قلب و جاں حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل کرے گا۔ ہر لفظ میرے جذب کی گواہی دے گا۔اور میری دعا ہے رب نے جو عطا مجھے کی ہے وہ عطا کا سلسلہ نبی پاک ﷺ کے صدقے ہمیشہ جاری و ساری رہے۔آمین۔مہک کے دل کی ہر کیفیت بس یہی کہتی ہے۔

یہ دل ہے سرشار عشق میں آپ ﷺ کے نبی ﷺ جی
کہ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ مہکؔ میری بندگی ہے

دعاؤں کی طلب گار

صائمہ جبین مہکؔ

چکوال

s.j.mehak@gmail.com

''کرم ہوا اتنا کہ غمِ دوراں ڈھل گیا ہے''

شاعری الہام کا نام ہے جس کی بہت سی اصناف ہیں پوری دنیا میں جتنی شاعری نعت کی صورت میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خراجِ تحسین پیش کرنے اور محبت کا اظہار کرنے کی شکل میں لکھی گئی ہے ایسا اعزاز کسی اور ہستی کو اس روئے زمین پہ نصیب نہیں ہوا۔

ہمیں جب 2001ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی اور اپنا سفرنامہ حج ''الف (اللہ)، میم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)'' تحریر کیا۔ گو یہ بھی اللہ اور اُس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص کرم تھا لیکن ایک حسرت تھی کہ اس عرصہ میں نعت بھی لکھی جانی چاہیے تھی اور ایک دن قبولیت ہوئی اور ہم کو حج کے بعد نعت لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

کہاں ایک نعت کی خواہش اور تڑپ، اور کہاں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص عنایت کہ صائمہ جبین مہکؔ کو نعتیہ مجموعہ لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ محبتوں کی بات ہے یہ خاص عنایت کا قصہ ہے یہی تو زندگی کی کمائی ہے تبھی وہ لکھتی ہیں۔

عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وسیلہ مری بخشش کا مہکؔ
یہ اطاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، رب کی اطاعت ہے مری

رسول اللہ ﷺ سے عشق کی بنیاد پر ہی تو صائمہ جبین مہک لکھتی ہیں:

وسیلہ بنیں گے محمد ﷺ ہمارے

شفاعت کریں گے محمد ﷺ ہمارے

پھر بھلا اس خاص کرم اور عنایت کے لیے وہ کیوں نہ شکرگزار ہوں کہ انھیں نعت کہنا نصیب ہوا اور اپنی محبت کے اظہار کا موقع ملا۔

کرم ہوا اتنا کہ غمِ دوراں ڈھل گیا ہے

ملا جو دل کو مرے محمد ﷺ کا آسرا ہے

ہمارا ایمان ہے کہ یہ نعتیہ مجموعہ صائمہ جبین مہکؔ کی بخشش کا وسیلہ بنے گا۔

ان شاء اللہ!

ڈاکٹر محسن مگھیانہ

جھنگ

فنِ نعت گوئی اور صائمہ جبین مہکؔ

نعت گوئی ایک مشکل اور نازک فن شعر تصور کیا جاتا ہے کہ اس کے تقاضے دیگر شعری اصناف سے کلی جدا اور دقیق ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ نعت میں شاعر نے اپنی قلبی واردات کو لفظوں ہی میں نہیں بیان کرنا ہوتا بلکہ اس نے ان حدود و قیود کو بھی پیش نظر رکھنا ہوتا ہے جن سے وہ ذات گرامی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرے گا کہ اس دربار میں تقاضہ ہائے ادب جدا ہیں، یہاں منزلیں ہیں قدم قدم پر کے مصداق کسی لغزش اور کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں ہے یوں کہا جائے کہ یہ بھی ایک پل صراط ہے جہاں سے گزرنے کے لیے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عجز و نیاز مندی، احتیاط و دھیان، توجہ اور کامل مطالعہ ہی ضرورت ہوتے ہیں۔ نعت گوئی میں سرکار دو عالم، ختم المرسلین اور وجہ تکوین کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حسنہ، اخلاق حمیدہ، سیرت رسول، سریہ و مغازی، عادات و خوارق، صلاح و مشاورت غرض ان کے مثالی اسلوب حیات کے ہر پہلو کا ذکر کیا جائے گا اور اس حوالے کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ کوئی بات بھی بغیر حوالہ اور استناد کے نہیں کرنی یعنی اپنی منشا سے کچھ بھی تو بیان کرنے کی اجازت اور گنجائش نہیں ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں صائمہ جبین مہکؔ کی نعت بھی اردو نعتوں کی صف میں

کھڑی دادخواہی کی منتظر دکھائی دیتی ہے، مہکؔ کی نعت ان کے "عشق احمد ﷺ" کا بین ثبوت ہے اور یہ بھی کہ وہ اس باب میں عجز اور عقیدت و نیاز مندی سے ہاتھ باندھے ملتی ہیں۔ مدحت مصطفیٰ ﷺ میں مہکؔ کا خاص مودبانہ لہجہ اور انداز دکھائی دیتا ہے کہ شاعرہ کو ادراک ہے یہ کوئی عام محفل نہیں دو جہانوں کے حبیب کا دربار ہے اور وہ اس دربار کے کلی تقاضوں اور آداب سے واقف بھی ہیں کیوں کہ کہا جاتا ہے کہ

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

(نظیریؔ)

یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ نعت کہنے کی سعادت ہر کسی کو بالکل بھی نہی ملتی یہ تو طلب اور عشق احمد ﷺ کی پختگی کی دین ہے جس کی جھلکیاں صائمہ جبین مہکؔ کے ہاں عام ملتی ہیں۔

مہکؔ کی نعت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ والہانہ عشق، ان کے اخلاق حسنہ سے وابستگی، ان کی ذات سے جڑے فیوض و برکات کی تمنا، استجاب دعا کا وسیلہ، ان کی رحمت اور درود و سلام کا منجھا ہوا انداز ملتا ہے۔ مہکؔ کی نعتوں میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو ان کو ایک بڑی، معتبر اور لائق لحاظ شاعرہ منوا لیں گی۔ کتاب "عشق احمد ﷺ" میں شامل نعتوں میں جاندار قوافی و ردیف، مختصر اور مترنم بحور، لفظیات کی سنجیدگی، صوتی حسن، معنوی گہرائی، بیان کی پختگی اور خیال کی ارفعیت ملتی ہے اور قاری کی حظ اندوزی کا سامان کرتی ہے۔

گلستاں مدحتِ سرکار ﷺ کا دل میں کھلا ہے
صدا صلّی علیٰ صلّی علیٰ صلّی علیٰ ہے

بیاں کیسے بھلا ہوں عظمتیں پیارے محمد ﷺ کی
جہاں کا حُسن، حُسنِ مصطفیٰ ﷺ کا استعارہ ہے

غرض صائمہ جبین مہکؔ کے اسلوب کی تازہ کاری اور نعت کے فن سے کما حقہ آگاہی اور 'عشق احمد ﷺ' کی لگن اس مجموعہ کلام کو اردو نعت گوئی کی شاندار اور جاندار روایت کا حسین تسلسل قرار دیتی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ مہکؔ کا قلم 'عشق احمد ﷺ' میں مزید بھی لکھے گا اور ان کی نعت میں مزید نکھار اور بالیدگی آئے گی اور ان کی ہر نعت سرکار دو عالم ﷺ کے حضور مقبول و منظور ٹھہرے گی کہ نعت ایک صنف شعر نہیں بلکہ ایک گونہ عبادت ہے جہاں قلبی رشتہ اور فکر کی ارفعیت کے ساتھ روحانی تڑپ چاہیے ہوتی ہے جو مہکؔ کے پاس موجود ہے تبھی تو وہ دعا کچھ یوں مانگتی ہے کہ:

خدایا! ملے فیض نسلوں کو میری

عطا ہو محبت نبی ﷺ کی، دعا ہے

آمین ثم آمین۔

خاکِ پائے خاتم النبیین ﷺ

عادل سعید قریشی

ایبٹ آباد

عشق میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کِھلے ہر کلی

خوبصورت اور منفرد لب و لہجے کی شاعرہ صائمہ جبین مہکؔ کا شمار غزل اور نظم کے حوالے سے غیر معروف نہیں۔ ان کی غزل ہو یا نظم اس میں زندگی کے تمام رنگ چمکتے دمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ نعت وہ صنف ہے جس کا آغاز خالقِ کائنات کے بعد اس کے ملائک نے کیا۔ نعت کہنے کا سلسلہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوا اور آج تک پورے جوش و جذبہ کے ساتھ رواں دواں ہے۔

نعت کہنا ایک سعادت اور ایسی خوش نصیبی ہے جو ہر شاعر کو نصیب نہیں ہوئی۔ جس کے دل میں رحمت اللعالمین ہمارے پیارے نبی حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا چراغ روشن ہوا سے یقیناً اس کی روشنی میں دنیا و آخرت کی اعلیٰ وارفع منزلوں کا راستہ دکھائی دینے لگا اور خیر کی دولت عطا ہوئی۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ صائمہ جبین مہکؔ "عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے نام سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نور بھری بارگاہ میں نعتیہ کلام کا نذرانہ پیش کر رہی ہیں۔ یقیناً مبارکباد کی مستحق ہیں کہ انھیں یہ سعادت نصیب ہوئی۔

اس وقت "عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا مسودہ میرے سامنے ہے جس میں ہر نعت، نعت کا ہر مصرع

اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ صائمہ جبین مہکؔ نے آقائے دو جہاں ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار نہایت عاجزی اور عمدگی سے کیا ہے۔ اُن کے نزدیک عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہی وہ زینہ ہے جو زندگی کا سرمایہ اور عشقِ حقیقی پالینے کا راستہ ہے۔

جہاں سارا فنا ہے بس حقیقت میں بقا وہ ﷺ ہیں

وہی ہے سُرخرو جس کو نبی ﷺ جی سے محبت ہے

ان کے کلام میں تازہ کاری کے ساتھ ساتھ فکری گرفت کو مضبوط رکھتے ہوئے لفظوں کی خوبصورت نقاشی کے جوہر دکھائی دیتے ہیں۔

وہ لکھتی ہیں:

چمک پا رہی ہے مرے دل کی دنیا

نگینہ مزّمل ﷺ کا جب سے جڑا ہے

مہک وجدان پاتا ہے کبھی جو نعت لکھتی ہوں

میسر ہو گئی میرے سخن کو خلد کی عنبر

انھوں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے اوصافِ جمیلہ کو بہت عمدگی کے ساتھ قرطاس کی زینت بنانے کی سعی کی ہے۔

امام الانبیاء ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں

شہِ خیر الوریٰ ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں

بنایا آپؐ کو رحمت جہانوں کے لیے رب نے

ہمارے رہ نما ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں

ان کا نعتیہ مجموعہ پڑھ کہ قلب و جاں کو راحت ملی ہے۔ شوقِ دید سے پروئی نعت کی

لڑیاں بہت خوبصورتی سے جذبات کی مالا بُن رہی ہیں ۔اور عشقِ احمد ﷺ میں کھلتی نعت کی کلیاں مہک بن کر دل کے گلشن کو تازگی کا احساس دلا رہی ہیں ۔

جیسا کہ مہکؔ لکھتی ہیں :

عشق میں مصطفی ﷺ کے کِھلے ہر کلی

باغ میں دل کے یوں تازگی ہی رہے

میں ان کے آمدہ نعتیہ مجموعہ کا تہہِ دل سے خیر مقدم کرتا ہوں ۔مجھے امید ہے ان کے نعتیہ مجموعہ ''عشقِ احمد ﷺ'' کو قبولیت کا شرف حاصل ہوگا اور میری دعا ہے ان کی نعت سے وابستگی اسی طرح قائم و دائم رہے ۔آمین

دعا گو

ایاز محمود ایازؔ

پیرس ۔فرانس

نعت گوئی اور سخن مہکؔ

اردو شعر و ادب کی تاریخ میں تقدیسی شاعری (حمد، نعت، منقبت) کے نمونے ہر دور میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ بلکہ اردو شاعری کی ابتدا ہی نعت و منقبت اور حمد و مناجات سے ہوئی ہے۔ یہ اپنا ایک مستقل وجود رکھتی ہے جو دردرجہ تابناک ہے۔ مسلم، غیر مسلم، مرد، عورت ہر ایک نے حسبِ توفیق و استطاعت اس فن میں طبع آزمائی کی ہے اور نعتیہ ادب کے ذخیرے میں خوش گوار اضافہ کیا ہے۔ نعت گوئی کے لیے طہارتِ قلب، نفاستِ فکر اور پاکیزگیِ خیال کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول ﷺ اور جذبہء الفت و عقیدت ضروری ہے، ان کے بغیر نعتیہ شاعری وجود میں نہیں آسکتی۔

نعت گوئی کی دشواریوں کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ جناب ظہیر احمد صدّیقی صاحب لکھتے ہیں:

> نعت گوئی، اردو اصنافِ سخن کا ایک اہم اور زرخیز میدان ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس میدان کو سر کرنے کے لیے جن سنگ خاروں اور پتھریلے راستوں سے گذرنا پڑتا ہے، ان کی صعوبتوں کا وہی اندازہ کر سکتا ہے، جو اس راہ کا مسافر رہ چکا ہو۔ دوسری اصنافِ سخن اور نعت گوئی

میں بنیادی فرق یہی ہے کہ دوسری اصنافِ سخن تک فنّ ِشعر گوئی میں
مہارت اور قادر الکلامی کے سہارے بھی منزل تک پہنچا جاسکتا ہے، مگر
نعت گوئی کی منزل خلوص وللّٰہیت اور نبی کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی
عقیدت ومحبت کے بغیر طے نہیں ہوسکتی۔

(بہار میں اردو کی نعتیہ شاعری کا تنقیدی مطالعہ، ص:26)

بعض اوقات نام کے ساتھ تخلص بھی انسان کی ذاتی خوبیوں اور سرفرازیوں کا خوب صورت استعارہ بن جاتا ہے۔ محترمہ صائمہ جبین مہکؔ صاحبہ اسم با مسمّیٰ ہیں جو اپنی کائناتِ ذات میں علم وفضل ،شعروادب، ذہانت ولیاقت اور کرداروشرافت کی بھینی بھینی خوشبو رکھتی ہیں اوراپنے ملک وماحول کو مشک بار بنانے کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔

کھل اٹھے ہیں گلستاں مرے شہر میں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد سے تازگی ہوگئی

موصوفہ تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھنے والی ایک اعلیٰ عصری تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔آبائی وطن ضلع چکوال، پاکستان ہے۔عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم وتربیت سے بھی آراستہ ہیں۔گذشتہ کئی سالوں سے اپنے علاقے میں تعلیم وتدریس کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔شعر وادب کا بھی پاکیزہ اور ستھرا ذوق رکھتی ہیں۔نظم،غزل اور حمد ونعت جیسی اصناف سخن میں طبع آزمائی کرتی ہیں

زیرِ نظر نعتیہ مجموعۂ کلام ''عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کمیت وکیفیت کے لحاظ سے ایک کامیاب ادبی مرقع ہے، جس میں شاعرہ نے اپنے پاکیزہ احساسات وجذبات کو بڑے والہانہ انداز میں الفاظ کا پیرہن عطا کیا ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی خوشبوؤں سے مشامِ جان کو معطر ومعنبر بنانے کے ساتھ صفحاتِ قرطاس کو بھی لالہ زار بنا دیا ہے اور عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز دلوں کو بھی تازگی کا احساس دلایا۔

کھِل گئی دل کی کلی جب سے لکھی نعت ِنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھول بن کر یوں مہک سے آپ ﷺ کی دل کِھل گیا

فکری بلندی، حسنِ الفاظ و معانی، نزاکت ِخیال، اچھوتا اسلوب ِبیان، تشبیہات و محاورات کا بر محل استعمال، سلاست و روانی اور لسانی صحت و برجستگی نے کلام کو مقامِ اعتبار و استناد بخشا ہے۔

اس نعتیہ مجموعہ کلام کی تخلیق و اشاعت پر صائمہ جبین مہک صاحبہ کو ہم دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اللہ رب العزت سے ان کے روشن مستقبل کے لیے دعا گوں ہیں۔

دعا گو!

طفیل احمد مصباحی

مدیر اعلیٰ پیامِ برکات، علی گڑھ۔انڈیا

مہکؔ کا گلدستۂ عقیدت

محسن ِ انسانیت ،فخرِ موجودات،صاحب لِولاک ،خیر البشر،خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ،احمدِ مجتبیٰ ،امام الانبیاء کا اسمِ مبارک سامنے آتے ہی دل کے نہاں خانوں میں چھپے عقیدت اور احترام کے جذبے مشک وعنبر کی خوشبو سے معطّر خیال وفکر اور جسم وروح کی وادی میں ایک ایسا گلستان آباد کرتے ہیں کہ اس کی حدود میں ،استغراق ایک سرشاری اور پاکیزہ کیف وسرور کی کیفیت انسان کو ایک ایسی دنیا میں لے جاتی ہے جہاں صرف عقیدت ہے ۔محبت ہے،جان نثاری ہے، پیار ہے،اخلاص ہے اور پھر ادب ہی ادب ہے ۔اور یہ سب کو یقیناً اس لیے کہ جس مبارک ومحترم ہستی کو ذاتِ باری تعالیٰ بھی بہت لاڈ و پیار سے مخاطب کرتے ہوئے ’’یاایھا المدثر ،یاایھا المزمّل‘‘ جیسے القاب سے نوازتی ہے وہاں وہ اپنے بندوں کے دل میں بھی اس پیاری اورلاڈلی شخصیت کے احترام وعقیدت کے پاکیزہ جذبات پیدا کر دیتی ہے ۔

نعت ایک ایسی صنف ہے جو دنیا کی ہر زبان میں موجود ہے اور عاشقانِ رسول ﷺ نے جنابِ رسالت مآب کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی عمدہ مثالیں قائم کر رکھی ہیں ۔انھی محبتوں اور عقیدتوں کے جذبے سے سرشار محترمہ صائمہ جبین مہکؔ کا مسودۂ نعت پڑھنے کا موقع

ملا۔اس سعادت سے سکونِ دل اور فرحتِ جاں حاصل ہوئی۔

مجھے اس مجموعہ نعت نے جو بڑی خوشی عطا کی وہ مصنفہ کی وسیع المطالعگی اور جذباتِ عقیدت کی گہرائی اور بے ساختہ پن ہے۔صائمہ جبین مہکؔ عقیدت کے اس مقام تک جا کر لکھتی ہیں جو بڑی محبت اور ریاضت کا متقاضی ہوتا ہے۔پھر عام شاعری اور نعتیہ شاعری میں بہت فرق ہوتا ہے کہ یہاں ہر لفظ کو اس کے تمام ممکنہ معنیٰ اور مقام کی روشنی میں پرکھ کر استعمال کرنا پڑتا ہے تا کہ کسی بھی لفظ سے کوئی ایسا پہلو نہ نکلتا ہو جس سے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ذرہ برابر بھی کمی بیشی کا احتمال یا احساس ہوتا ہو۔پھر آیاتِ قرآنی کی روشنی میں عقیدت کا اظہار بھی ان کے ہاں بڑا واضح ہے۔شعر دیکھیے

زباں سے مصطفیٰ ﷺ کا نام لینا بھی عبادت ہے
محمد ﷺ کی اطاعت ہی مرے رب کی اطاعت ہے

اسی طرح وہ جنابِ رسالت مآب ﷺ کے آداب اور ان کی ذاتِ اقدس سے اظہارِ عقیدت کے قرینے سے بھی آشنا ہیں۔

محبوب پیارے رب کے ہیں، ثانی نہیں ہے آپ ﷺ کا
میں کیوں نہ آقا ﷺ پر فدا، صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

پھر عقیدت کے حوالے سے نسبت کو ایک خاص اہمیت اور مقام حاصل ہوتا ہے۔تو نسبتِ رسولِ مکرم ﷺ کے ضمن میں مہکؔ کا شعر دیکھیے

سبز گنبد کی چھاؤں میں بیٹھوں ذرا
میں اذانِ مدینہ کو سنتی رہوں

میں گدائے درِ مصطفیٰ ﷺ ہوں مہکؔ
رحمتوں سے ہے کشکول بھرتا ہوا

اتنے بھرپور اظہارِ عقیدت پر بلاشبہ صائمہ جبین مہکؔ صاحبہ مستحق ِ داد و تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ان کے قلم میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی وہ طاقت قائم رہے جس سے دل کو تقویت اور روح کو تسلی حاصل ہوتی رہے۔

دعا گو

عبدالوحید بسملؔ

ایبٹ آباد

حمد باری تعالیٰ

کس طرح رب کی عظمت کروں میں بیاں
پختگی اتنی میرے بیاں میں کہاں

وہ ہی خالق مرا وہ ہی مالک مرا
ہیں اُسی نے بنائے زمیں آسماں

حکم مجھ کو ہے تسخیر اب میں کروں
جو بنایا مرے رب نے سارا جہاں

دیکھ کر عظمتیں پھر بھلا کیا کہوں
دیکھ کر دنگ ہی رہ گئی ہے زباں

جانتا سب ہے ظاہر چھپا بھی ہے جو
ہے اُسی کا جہاں سب یہ ظاہر نہاں

ہیں یہ شمس و قمر پھول، پھل یہ شجر
میرے اللہ کی موجودگی کے نشاں

ذکر سے مجھ کو راحت ملی ہے مہکؔ
اب تو اللہ ہی اللہ ہے وردِ زباں

زباں سے مصطفی ﷺ کا نام لینا بھی عبادت ہے
محمد ﷺ کی اطاعت ہی مرے رب کی اطاعت ہے

جہاں سارا فنا ہے بس حقیقت میں بقا وہ ﷺ ہیں
وہی ہے سُرخرو جس کو نبی ﷺ جی سے محبت ہے

حقیقت میں اُسی نے لطف پایا زندگی کا بس
دل و جاں سے ہوئی جس کو محمد ﷺ سے عقیدت ہے

ہوئے شمس و قمر روشن نبی ﷺ کے نور سے سارے
چمکتے ہیں ستارے اُن ﷺ سے، پھولوں میں نزاکت ہے

یقیں مجھ کو شفاعت وہ ﷺ کریں گے میری محشر میں
مہکؔ چاہت مرے سرکار ﷺ کی میری ریاضت ہے

میرے تو غم کی دوا آپ ﷺ ہیں میرے آقا ﷺ
زخمِ دنیا کی شفا آپ ﷺ ہیں میرے آقا ﷺ

آپ ﷺ محبوب خدا کے ہیں مجھے بھی پیارے
ہر رضا رب کی رضا آپ ﷺ ہیں میرے آقا ﷺ

چاشنی میرے سخن کی ہے مدینے سے عطا
اس تخیل کی ضیاء آپ ﷺ ہیں میرے آقا ﷺ

آسرا دل کو میرے کافی سخی آپ ﷺ کا ہے
میری منزل کا پتہ آپ ﷺ ہیں میرے آقا ﷺ

دل کی آواز بھی سن لیں گے یقیں ہے مجھ کو
میرے لفظوں کی صدا آپ ﷺ ہیں میرے آقا ﷺ

مل گئی اُس کو بقا جس نے اطاعت کی ہے
کہ حقیقت میں بقا آپ ﷺ ہیں میرے آقا ﷺ

دو جہانوں کو ملا نور محمد ﷺ سے مہکؔ
سلسلہ جود وسخا آپ ﷺ ہیں میرے آقا ﷺ

عشقِ احمد ﷺ کے صدقے میں سب کچھ ملا
چین دل کو ملا یہ ہے اُن ﷺ کی عطا

وار دوں جان و دل اپنے سرکار ﷺ پر
میرے ہر کام میں ہو نبی ﷺ کی رضا

اب نہیں ڈوب سکتی یہ کشتی مری
ساتھ میرے کھڑے ہیں مرے مصطفی ﷺ

پُرسکوں ہو گیا ہے دلِ مضطرب
وِرد جاری زباں پر ہے صلّی علیٰ

اب چمکنے لگا ہے سخن بھی مہکؔ
ہے گلستاں بھی دل کا مہکتا ہُوا

تصور مصطفیٰ ﷺ کا جان سے بڑھ کر بھی پیارا ہے
سکوں ملتا ہے جس سے دل کو یہ واحد سہارا ہے

بھٹکتی پھر رہی تھی دل کی کشتی اک سمندر میں
محمد ﷺ کی ہی رحمت نے دیا اس کو کنارا ہے

سبھی پاتے ہیں اُن ﷺ سے روشنی قلبِ معطر کی
بنا کر نور کا مرکز اُنھیں ﷺ رب نے اتارا ہے

بیاں کیسے بھلا ہوں عظمتیں پیارے محمد ﷺ کی
جہاں کا حُسن، حُسنِ مصطفی ﷺ کا استعارہ ہے

دیا طوفان نے رستہ ہوا بھی بن گئی رہبر
مصیبت میں محمد مصطفی ﷺ کو جب پکارا ہے

مہکؔ دل نے زمانے میں نبی ﷺ کا نور دیکھا ہے
نبی ﷺ سے نور لے لے کر چمکتا ہر ستارا ہے

بیاں ہو کیسے بھلا ، وہ لطف و کرم ملا ہے
درِ محمد ﷺ سے رحمتوں کا جو در کھُلا ہے

مرا یہ دل مضطرب ہے بس لے چلو وہاں پر
شفا ملے گی وہیں، مدینہ مری دوا ہے

بُلا لیں آقا ﷺ مجھے مدینے تڑپ رہی ہوں
کہ روبرو پھر نظر کے اک قافلہ چلا ہے

زمانہ مجھ کو ستا رہا ہے مرے نبی ﷺ جی
اکیلی ہوں اور آپ ﷺ کا مجھ کو آسرا ہے

مری ریاضت درود اُن ﷺ پر سلام اُن ﷺ پر
گُلِ سخن نعت کا مہک اُن ﷺ سے پا رہا ہے

رحمت اللعالمیں ہیں آپ ﷺ کا ہے آسرا
بے سہارا ہوں سہارا دیجیے یا مصطفی ﷺ

آ گئے ہیں آپ ﷺ کے در پر سوالی یا نبی ﷺ
لاج رکھ لیں اب ہماری، دل ہے مضطر بے نوا

سب جہاں کی رونقیں صدقے نبی ﷺ کے ہی ملیں
مل رہی ہیں رحمتیں سارے جہاں کو بے بہا

سب یتیموں کے غریبوں کے ولی پیارے نبی ﷺ
وہ ﷺ نبھانے والے ہیں اور کرنے والے ہیں وفا

دو جہانوں کے لیے رحمت بنے ہیں آپ ﷺ ہی
ساری اُمّت کے لئے کرتے تھے رو رو کر دعا

کھِل گئی دل کی کلی جب سے لکھی نعتِ نبی ﷺ
پھول بن کر یوں مہک سے آپ ﷺ کی دل کھِل گیا

ہم تصور میں روضے پہ جانے لگے
حال رو رو کے دل کا سنانے لگے

روک سکتے ہو تو روک لو اب ہمیں
ہم تخیل کے پر یوں اُڑانے لگے

ہم زمان و مکاں میں ہوئے قید ہیں
عشق کو اب سواری بنانے لگے

چومنے تم تو جاتی ہو پیاری ہوا
ہم کو آنے میں کتنے زمانے لگے

نعت لکھتے رہیں نعت پڑھتے رہیں
ورد نعتوں کو ہم تو بنانے لگے

بن گیا ہے پتنگا ہمارا یہ دل
آتش ِ عشق سے دل جلانے لگے

بڑھ گئی ہے جدائی مہکؔ اس قدر
غم میں اشکوں کے دریا بہانے لگے

مری نسبت نہیں تم جانتے کس سے جڑی ہے
مدینے سے مدینے والے کی رحمت ملی ہے

مسافر ہوں مدینے کی مرے رہبر محمد ﷺ
حوالے اب اُنھی ﷺ کے میری ساری زندگی ہے

جو باغِ دل کھلا ہے سب مزمل ﷺ کا کرم ہے
اُنھیں ﷺ کے فضل سے اس زندگی میں تازگی ہے

کہا ماں نے دعا صدقے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرو تم
سنے گا رب کہ رب کو پیاری وہ ذاتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

نہ رویا کر مری ماں سونپ دے گھر بار اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
مزمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہیں جب تو ہمیں کس کی کمی ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں سے ہوں گی گھر میں رونقیں سب
مہکؔ تیرا یقیں کامل ہے فتح بھی تری ہے

دعا ہے بلا لیں مجھے وہ مدینے
سمیٹوں وہاں رحمتوں کے خزینے

نبی ﷺ کا وہ در ہے کہ جنت کا ٹکڑا
چمکتے زمیں آسماں کے نگینے

سہارا مرا ہیں مزمل ﷺ وہ پیارے
کنارے لگائیں گے سارے سفینے

ہُوا ہے کرم آپ ﷺ کا مجھ پہ آقا ﷺ
مجھے آ گئے زندگی کے قرینے

مہک جو گلابوں نے پائی جہاں میں
عطا ہیں نبی ﷺ کے مقدس پسینے

محفلِ نعت دل میں جمی ہی رہے
ہر طرف روشنی روشنی ہی رہے

عشق میں مصطفی ﷺ کے کِھلے ہر کلی
باغ میں دل کے یوں تازگی ہی رہے

ہو عطا اب بلالی قرینہ مجھے
بس تڑپ دل میں اُن ﷺ کی بسی ہی رہے

ہے دعا اب سلامت رہے یوں لگن
جستجو جو ملی ہے ملی ہی رہے

میں ہوں سرشار عشقِ نبی ﷺ سے مہکؔ
تاقیامت عقیدت جڑی ہی رہے

مہکتے گُل اٹھائے میں درِ اقدس پہ حاضر ہوں
یہ دل گلشن بنائے میں درِ اقدس پہ حاضر ہوں

مبارک ہو سفر میرا بدل جائے مری قسمت
دعا لب پر سجائے میں درِ اقدس پہ حاضر ہوں

مرے رہبر نبی ﷺ پیارے کنارے اب لگائیں گے
یہ طوفاں کو بتائے میں درِ اقدس پہ حاضر ہوں

مرے حالات میرے مصطفی ﷺ جانیں گے اشکوں سے
کہ غم ان میں چھپائے میں درِ اقدس پہ حاضر ہوں

سلاموں کا مہکؔ تحفہ لیے دل کی عقیدت سے
یہ سر اپنا جھکائے میں درِ اقدس پہ حاضر ہوں

فرض سب پر ہے محبت مصطفیٰ ﷺ کی ہر گھڑی
وہ خدا کی ہے اطاعت جو اطاعت آپ ﷺ کی

آ رہی ہے جو کوئے سرکار ﷺ سے اک روشنی
مل رہا ہے نور دل کو بڑھ رہی ہے زندگی

ڈھونڈتی میں پھر رہی تھی راستوں کے جو نشاں
جستجو کے اِس سفر کو آخرش منزل ملی

چاند تاروں کی چمک پھولوں کی رعنائی مہک
روشنی سب آپ ﷺ سے ہے آپ ﷺ سے ہے تازگی

تلخ تھی زندگی چاشنی ہو گئی
جب سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشقی ہو گئی

ایک مدّت سے تاریک تھا یہ جہاں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے روشنی ہو گئی

کِھل اُٹھے ہیں گلستاں مرے شہر میں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد سے تازگی ہو گئی

جشنِ میلاد جب ہم منانے لگے
شاخ سوکھی ہوئی تھی ہری ہو گئی

نعت جب سے عطا مجھ کو ہونے لگی
کھوٹی قسمت مری تھی کھری ہوگئی

میں سمیٹوں بھلا کیسے دل کی مہک
اک نظر سے، مری رہبری ہوگئی

محبت کی اُن ﷺ سے جزا مل رہی ہے
مدینے سے مجھ کو عطا مل رہی ہے

کرم ہو رہا ہے شفا مل رہی ہے
دلِ لادوا کو دوا مل رہی ہے

مجھے منزلیں خود پکاریں گی اب تو
مدینے کی مجھ کو ہوا مل رہی ہے

قلم نور سے لکھتا جاتا ہے نعتیں
تخیل کو میرے جِلا مل رہی ہے

مہک پا رہی ہیں بہاریں وہیں سے
گُلوں کو مہکتی قبا مل رہی ہے

مدینہ، مدینہ، مدینہ، مدینہ
سُنو رحمتوں کا خزینہ مدینہ

جُڑے ہیں مرے دل میں یہ نام یارو
محمد ﷺ، محمد ﷺ، مدینہ، مدینہ

مجھے فیض عشقِ نبی ﷺ سے ملا ہے
بنا زندگی کا قرینہ مدینہ

نبی ﷺ جی سے نسبت مجھے اس قدر ہے
مری زندگی میرا جینا مدینہ

شفاعت ملے آپ ﷺ کی ہر قدم پر
شفاعت کا میری خزینہ مدینہ

بلندی پہ میرا ستارہ کھڑا ہے
سہارا محمد ﷺ کا جب سے ملا ہے

مجھے نعت پھر سے عطا ہو رہی ہے
مرا رابطہ مصطفی ﷺ سے جڑا ہے

بلا لیں مجھے اب مدینے میں آقا ﷺ
کہ شہرِ مدینہ ہی مسکن مرا ہے

مجھے ناز اپنے مقدر پہ لوگو
محمد ﷺ کی امّت کا رتبہ ملا ہے

چمک پا رہی ہے مرے دل کی دنیا
نگینہ مزّمل ﷺ کا جب سے جڑا ہے

خدایا! ملے فیض نسلوں کو میری
عطا ہو محبت نبی ﷺ کی، دعا ہے

بہاروں کو پھر تازگی مل گئی ہے
مہک سے نبی ﷺ کی چمن کھل اٹھا ہے

عشقِ احمد ﷺ ہی سہارا ہے مرا
ڈوبتے دل کا کنارا ہے مرا

رب نے جوڑا ہے محمد ﷺ سے مجھے
یوں مقدر پھر سنوارا ہے مرا

مل گئے منظر سخن کو بھی حسیں
خلد جیسا ہر نظارا ہے مرا

جڑ گیا ہے سلسلہ اُن ﷺ سے مہکؔ
اب بلندی پر ستارا ہے مرا

قطعہ

بہت پیارا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کے شہر کا منظر
معطر ہیں مہک سے جس کی دنیا کے یہ بام و در

امام الانبیاء ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں
ہوئے محبوب جو رب کے مزمل ﷺ ہیں وہ پیغمبر

مہک وجدان پاتا ہے، کبھی جو ﷺ نعت لکھتی ہوں
میسر ہو گئی میرے سخن کو خلد کی عنبر

مری نسبت محمد ﷺ سے جڑی ہے
مجھے پہچان اُن ﷺ سے ہی ملی ہے

میرے جینے کا مقصد ہیں محمد ﷺ
محبت اُن ﷺ کی میری زندگی ہے

مجھے ڈرنا نہیں ہے اے زمانے!
کہ رحمت سائباں بن کر کھڑی ہے

میرا شوقِ جنوں لے جائے گا واں
لگن مجھ کو مدینے کی لگی ہے

مقدر کے ستارے جگمگائے
نبی ﷺ کے دم سے تو یہ روشنی ہے

مہکتا ہے گلستاں دل کا میرے
مزمّل ﷺ کی عطا ہے تازگی ہے

کلی تخیل میں آپ ﷺ کے حُسن کی کھلی ہے
کہ مہکی مہکی سی میرے جذبات کی گلی ہے

خزاں کے موسم بدل گئے آ گئیں بہاریں
یہ رونقیں آپ ﷺ سے جہاں بھر میں تازگی ہے

دعا ہے روشن رہیں یہ آنکھیں مری ہمیشہ
ملی جو وجدان کو محمد ﷺ سے روشنی ہے

یہ دل کی پرواز ہے نہیں دیکھ سکتے ہو تم
بنی سواری ہوا، مدینے لیے چلی ہے

یہ دل ہے سرشار عشق میں آپ ﷺ کے نبی ﷺ جی
کہ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ مہکؔ میری بندگی ہے

بنا سوزِ دل میرا نامِ محمد ﷺ
عقیدت سے جو چوما نامِ محمد ﷺ

ہے جینے کا مقصد نبی ﷺ کی محبت
بنا تربیت گاہ نامِ محمد ﷺ

نہیں میری کشتی کو طوفاں کا خطرہ
کنارے لگائے گا نامِ محمد ﷺ

عطا ہو گیا ہے مجھے اک وسیلہ
دکھائے گا اب رستہ نامِ محمد ﷺ

جھکا ہے عقیدت میں سر اُن ﷺ کے در پر
میں نے دل میں ہے دیکھا نامِ محمد ﷺ

وسیلے سے جن کے شفاعت ملے گی
وہ ہے آسرا میرا نامِ محمد ﷺ

چھپا لیں گے کملی میں آقا ﷺ مجھے بھی
یوں سایہ مہکؔ دے گا نامِ محمد ﷺ

دن رات ایک کام جاری ہے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام جاری ہے

یہ کرم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم پر
سلسلہ جو تمام جاری ہے

یہ درودِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض ہے، جو
ذکرِ حق صبح و شام جاری ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے ملی راحت
رحمتوں کا پیام جاری ہے

دل میں یادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رونق ہے
اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی الفت کا جام جاری ہے

قطعہ

حضور ﷺ کا عشق زندگی میری آرزو میری بندگی ہے
لبوں پہ جاری ہے ذکرِ خیر الوریٰ کا دل میں یوں تازگی ہے

مرے خدا دینا مجھ کو مہلت کہ دیکھ لوں شہر میں نبی ﷺ کا
کہ جستجو میری ہے مدینہ لگن مدینے کی بس لگی ہے

حسیں تصور مرے نبی ﷺ کا مہک اٹھا ہے چمن یہ دل کا
کھِلا جو گلشن ہے دل کا یہ تازگی محمد ﷺ سے ہی ملی ہے

امام الانبیاء ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں
شہ خیر الوریٰ ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں

بنایا آپ ﷺ کو رحمت جہانوں کے لیے رب نے
ہمارے رہ نما ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں

وہی اوّل ہیں جو محبوب رب کے ہیں وہی ﷺ آخر
خدا کے مجتبیٰ ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں

وہی منزل کو پائیں جو چلیں نقشِ محمد ﷺ پر
کہ حق کا راستہ ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں

مجھے محشر میں کملی میں چھپا لینا مرے آقا ﷺ
مہکؔ کا آسرا ختم الرسل پیارے محمد ﷺ ہیں

میرے دل کو محمد ﷺ کی ہے آرزو
بس مدینہ ہی اب ہے مری جستجو

مٹ گئی تشنگی مل گئی زندگی
جب ہوئی خواب میں آپ ﷺ سے گفتگو

آپ ﷺ کے دم سے ہیں رونقیں سب یہاں
آپ ﷺ کی رحمت بے کراں چار سُو

چاند، سورج، ستارے بھی روشن ہوئے
روشنی آپ ﷺ کی جو ہوئی کُو بہ کُو

آپ ﷺ کی ذات میں گم مہکؔ ہو گئی
آپ ﷺ کا در کھلا تھا مرے روبرو

آپ ﷺ سے جو مری نسبت ہے سعادت ہے مری
یہ محبت تو محمد ﷺ سے عبادت ہے مری

ہو قلم کو بھی عطا نعت کا تحفہ، ہے دعا
یہ ثنائے نبی ﷺ تو قلب کی راحت ہے مری

بھول جاتی ہوں سبھی دنیا کے میں رنج و الم
دل کے ہر غم کی دوا آپ ﷺ کی مدحت ہے مری

کھِل گئی دل کی کلی میں نے لکھی نعت ِ نبی ﷺ
یاد سرکار ﷺ کی یوں دل کی نزاکت ہے مری

آخری وقت میں دیدارِ محمد ﷺ ہو عطا
میرا ایماں ہے رضا اُن ﷺ کی شفاعت ہے مری

عشقِ احمد ﷺ ہی وسیلہ مری بخشش کا مہکؔ
یہ اطاعت نبی ﷺ کی، رب کی اطاعت ہے مری

قطعہ

تھا مقدّس مہینہ وہ رمضان کا
اور لب پر مرے تھی یہی اک دعا

ہو سخن نعت کا مجھ کو یا رب عطا
میرے اللہ تُو سُن لے یہ میری صدا

ہو گیا تھا کرم مل گئی تھی جزا
عشقِ احمد ﷺ میں ہدیہ مہکؔ لکھ لیا

کوئی بھی مکمل عبادت نہیں ہے
اگر مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت نہیں ہے

عطا ہو جسے عشقِ احمد ﷺ کا تحفہ
اُسے پھر کسی شے کی حاجت نہیں ہے

مدینے کو جانا بھی بے کار ہوگا
اگر تیرے دل میں عقیدت نہیں ہے

مرا دل بھی خالی مکاں ہوگا یارو
اگر مصطفیٰ ﷺ کی محبت نہیں ہے

مہکؔ دو جہانوں کی رحمت محمد ﷺ
بنا مصطفیٰ ﷺ کے شفاعت نہیں ہے

ہمہ دم ہے دل کا ٹھکانا مدینہ
ہے جنت کا منظر سہانا مدینہ

مدینے کی صبحیں مدینے کی شامیں
کبھی دیکھنے تم بھی جانا، مدینہ

مرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے مسکن، وہاں پر
نہ نظروں سے میری ہٹانا، مدینہ

ملے گی سعادت کبھی تو مجھے پھر
بنے گا مرا آشیانہ مدینہ

کھڑی منتظر ہے وہ بٹنے کو رحمت
سنو رحمتوں کا خزانہ مدینہ

گداگر کی جھولی سدا بھر رہا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہکؔ آستانہ مدینہ

تڑپتا دل لیے میں نے مدینے میں نوا کی ہے
بلائیں ساری ٹل جائیں وہاں جا کر دعا کی ہے

مجھے معلوم ہے واپس نہیں آتا کبھی خالی
درِ اقدس پہ جس نے بھی عقیدت سے صدا کی ہے

عجب سا کیف ہے سرکار ﷺ کے انوار کی بارش
غمِ دل دھل رہا ہے یہ عطا رحمت خدا کی ہے

محبت میں نے مانگی ہے خدا سے مصطفی ﷺ کی جب
وہیں پر نعت کی صورت مجھے رب نے عطا کی ہے

مہکؔ قلبِ حزیں لے کر مدینہ جب بھی پہنچی ہوں
مرے آقا ﷺ نے میرے درد کی کامل دوا کی ہے

محبت میں اُن ﷺ کی مچلتا یہ دل ہے
عقیدت سے در پر بھی جھکتا یہ دل ہے

چلو چھوڑ آؤ مجھے تم مدینے
فراقِ نبی ﷺ میں تڑپتا یہ دل ہے

یہ کتنا مرا ہے مقدس ٹھکانہ
ہمیشہ مدینے میں کھِلتا یہ دل ہے

ہے پرواز میری مدینے کی جانب
فضا میں ہوا بن کے اُڑتا یہ دل ہے

میں خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور، ہوں کرتی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پڑھتا یہ دل ہے

نہ چھیڑو مجھے نعت لکھتی رہوں میں
قصیدہ محبت کا لکھتا یہ دل ہے

وہ حسنین رض پیارے علی رض بھی ہیں پیارے
کہ زہرا رض کے گھر پر دھڑکتا یہ دل ہے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کرتی ہے دھڑکن
مہکؔ اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دم سے ہی چلتا یہ دل ہے

بہت اعلیٰ عبادت ہے محبت کملی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے کی
مرا حاصل ریاضت ہے محبت کملی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے کی

رکھو تازہ زبانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے لوگو
یہ ایماں کی صداقت ہے محبت کملی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے کی

کبھی خالی نہیں رہتا جو اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در کا منگتا ہے
عنایت ہی عنایت ہے محبت کملی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے کی

جو سنت پر عمل کر لیں وہی پائیں گے منزل کو
سعادت ہی سعادت ہے محبت کملی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے کی

مہکؔ آباد ہو گا دل ترا رب کی محبت سے
دلوں کی استقامت ہے محبت کملی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے کی

سوالی ہی بن کر میں جاتی رہوں گی
صدا اُن ﷺ کے در پر لگاتی رہوں گی

مدینے کے منظر ضیاء بانٹتے ہیں
میں آنکھوں کو اپنی دکھاتی رہوں گی

عقیدت سے لفظوں کے موتی پرو کر
محبت سے نعتیں سجاتی رہوں گی

غمِ دل کو آواز نعتوں کی دے کر
درِ مصطفی ﷺ پر سناتی رہوں گی

جیوں گی میں جب تک کروں گی اطاعت
یہ وعدہ میں خود سے نبھاتی رہوں گی

مناؤں گی میلاد ہر سال اُن ﷺ کا
ثناء خوان گھر پر بلاتی رہوں گی

جھومتا ہے دل طوافِ عشق میں
مل گئی ہے مصطفی ﷺ کی عاشقی

قطعہ

آپ ﷺ کے در کے سوالی یا نبی ﷺ
لوٹ کر خالی نہیں جاتے کبھی

خوف اب مجھ کو زمانے کا نہیں
جب حوالے آپ ﷺ کے ہے زندگی

یا مصطفیٰ ﷺ یا مصطفیٰ ﷺ صلّی علیٰ صلّی علیٰ
افضل یہی ذکرِ ثنا صلّی علیٰ صلّی علیٰ

سرکار ﷺ دو عالم کی مجھ پر ہو گئی اتنی عطا
دل بن گیا حرفِ دعا صلّی علیٰ صلّی علیٰ

بے چینیوں کو چین ملتا ہے نبی ﷺ کے ذکر سے
سب کے دکھوں کی ہے دوا صلّی علیٰ صلّی علیٰ

محبوب پیارے رب کے ہیں ثانی نہیں ہے آپ ﷺ کا
میں کیوں نہ آقا ﷺ پر فدا صلّی علیٰ صلّی علیٰ

پیارے نبی ﷺ کے عشق میں سارا جہاں ہے وجد میں
ہر ایک ذرے کی صدا صلّی علیٰ صلّی علیٰ

ساری بلائیں ٹل گئیں اُن ﷺ کی رضائیں مل گئیں
جب سے زباں پہ آ گیا صلّی علیٰ صلّی علیٰ

یہ آپ ﷺ کی ساری مہک ہے تازگی جو مل گئی
غنچہ دل پھر کھل اٹھا صلّی علیٰ صلّی علیٰ

لگن جو لگی ہے رہے اب سلامت
محمد ﷺ زباں پر رہے تا قیامت

کہیں دھڑکنیں بھی محمد ﷺ محمد ﷺ
کہ ہو سرخرو میری ہر اک عبادت

مجھے جان سے پیارے ہیں آپ آقا ﷺ
مری لاج رکھ لیں بڑی ہے عنایت

کہیں کر نہ دیں الجھنیں مجھ کو غافل
ملے دائمی آپ ﷺ کی ہر شفاعت

محبت یہ دنیا کی سب عارضی ہے
بقا ہے مری آپ ﷺ کی یہ اطاعت

کہیں میں نہ جاؤں گی در چھوڑ کر اب
مری زندگی آپ ﷺ کی ہے محبت

کھڑی عرض لے کر مہکؔ دل یہ تھامے
عطا خاص ہو دھڑکنوں کو عقیدت

یہ مدحِ پیمبر میں لکھی نعتِ حسیں ہے
مہکی ہوئی خوشبو سے تخیل کی زمیں ہے

تحفے میں لئے صل علیٰ عرش کھڑا ہے
آقا ﷺ کے لیے عرش بریں زیرِ نگیں ہے

نظروں کو ملا نورِ محمد ﷺ کی طرف سے
اُن ﷺ کے ہی تصور سے تو روشن یہ جبیں ہے

گلشن میں مدینے کے بلالیں مجھے آقا ﷺ
تتلی ہوں مدینے کی میں، منزل بھی وہیں ہے

پھولوں نے مہکؔ پائی ہے اُن ﷺ کے ہی کرم سے
دنیا میں محمد ﷺ کا کوئی ثانی نہیں ہے

شہِ انبیاؑء کی ملی مجھ کو نسبت
سنور سی گئی ہے مری اب تو قسمت

پکاروں میں جب بھی مدد کو وہ آئیں
کہ بھیجے گئے ہیں بنا کر وہ رحمت

مری دھڑکنوں میں بسے ہیں مزمّل ﷺ
ملی دل کو میرے عجب سی ہے راحت

رواں بے خطر ہوں سفر پر میں اپنے
مرا سائباں ہے محمد ﷺ کی چاہت

مہکؔ رزق گھر کا کشادہ ہوا ہے
ملی مصطفی ﷺ کی مجھے جب سے برکت

بیاں جب بھی کروں عظمت محمد ﷺ کی زباں سے
نکلتی ہے عجب سی روشنی دل اور جاں سے

مثالیں دیتا ہے قرآن سے اللہ جن کی
بہت ہی معتبر ہے ذکرُ ان ﷺ کا ہر بیاں سے

نگینہ خلد کا ہے شہر پیارے مصطفی ﷺ کا
تجلیات پاتا ہے جہاں سارا وہاں سے

دل و جاں بھی ہیں قرباں ذاتِ اقدس کی ادا پر
نمو پاتا سخن ہے مصطفی ﷺ کے آستاں سے

نبی کے باغ کے دو پھول ہیں حسنینؓ پیارے
مہکؔ اسلام کے گلشن نے پائی ہے جہاں سے

چمکتے ہیں بن کر زمیں پر نگینے
کہ اک بار جاتے ہیں جو بھی مدینے

برستی ہے رحمت کی بارش وہاں پر
یوں ملتے ہیں جنت کے سب کو خزینے

کنارے پہ لے کر وہی جائیں گے اب
حوالے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں سارے سفینے

مری روح کے پر خدا کھولے گا جب
میں اُڑ کے چلی جاؤں گی پھر مدینے

ہدایت وہ لے کر ہیں دنیا میں آئے
سکھاتے ہیں جو زندگی کے قرینے

مہکتا گلستاں بہاروں سے جو ہے
عطا ہے گُلوں کو نبی ﷺ کے پسینے

مہکؔ جاوداں ہو گی یہ زندگی اب
کہ زم زم وہاں پر چلی ہوں میں پینے

سخن جو نعت کا مجھ کو مقدر سے ملا ہے
شہِ خیرالوریٰ ﷺ کے ہی کرم سے یہ عطا ہے

گلستاں مدحتِ سرکار ﷺ کا دل میں کھِلا ہے
صدا صلّی علیٰ صلّی علیٰ صلّی علیٰ ہے

مرا ایمان ہے پیارے محمد ﷺ کی محبت
محمد ﷺ کی اطاعت ہی مرے رب کی رضا ہے

کہ ہیں ختمِ نبوت کے امیں پیارے مزمل ﷺ
کہاں ثانی کوئی اُن ﷺ کا جہاں میں دوسرا ہے

مجھے جب موت آئے تو مدینے کی گلی ہو
درِ اقدس کی چوکھٹ ہو مہکؔ میری دعا ہے

درِ مصطفیٰ ﷺ سے وہ راحت ملی ہے
دلِ مضطرب میں کلی سی کِھلی ہے

بنامِ محمد ﷺ مرا ذکر سارا
سخن کو ملی آپ ﷺ سے تازگی ہے

کہ رتبہ نبی ﷺ کا خدا خود ہی جانے
محبت میں جن کی یہ دنیا بنی ہے

اطاعت ہے جن ﷺ کی رضا رب کی لوگو
حقیقت جہاں کی نبی ﷺ میں چھپی ہے

جہاں سے بھی گزرے ہیں پیارے محمد ﷺ
وہاں ہر قدم پر ہی جنت سجی ہے

کہ شوقِ جنوں کو ملے اب تو منزل
سواری مدینے کی جانب چلی ہے

کروں مدحتِ مصطفیٰ ﷺ تو مہک سی
بیاں سے مرے بن کے خوشبو اٹھی ہے

سمندر جذب کا دل میں مرے اک جوش کھاتا ہے
دھڑکتے دل کا ہر جذبہ یوں نعتیں بُنتا جاتا ہے

بنا کر موتی لفظوں کے میں نعتیں جب سجاتی ہوں
مرا ہر لفظ چاہت میں نبی ﷺ کی جگمگاتا ہے

اطاعت اُن ﷺ کی لازم ہے رضا اس میں خدا کی ہے
محمد مصطفی ﷺ، پیارے ہمیں قرآں بتاتا ہے

عطا رب نے کیے ہیں نام پیارے پیارے آقا ﷺ کو
کہیں یٰسین، کہیں طٰہٰ کے ناموں سے بلاتا ہے

قلم چاہت سے لکھتا ہے نگاہیں چوم لیتی ہیں
جہاں پیارے محمد مصطفی ﷺ کا نام آتا ہے

مہکؔ ملتی ہے برکت اور رحمت ذکر سے اُن ﷺ کے
چمک پاتا ہے دل جب نام ہونٹوں پر سجاتا ہے

دل محمد ﷺ کے نام پر ہے فدا
رمز اللہ کا ہے اس میں چھپا

ذکر ان ﷺ کا لبوں سے جب بھی کیا
تو معطّر ہوئی ہے ساری فضا

نعت بن کر سلام پہنچی اُنھیں ﷺ
ہوگئی ہے قبول میری دعا

جب عقیدت ملی قلم کو مرے
چوم کر نام مصطفی ﷺ کا لکھا

میں مقدر پہ رشک کیوں ناں کروں
عشق سرکار ﷺ کا مہکؔ ہے ملا

پار اُس کا لگے گا سفینہ
جس کی منزل ہو شہرِ مدینہ

میری اِس زندگی کا ہے حاصل
جو ملے اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در سے خزینہ

ہر طرف پھول اب کھل رہے ہیں
آیا میلاد کا پھر مہینہ

جو رہے دور آقا ﷺ کے در سے
پھر وہ جینا بھی ہے کیسا جینا

چل کہ جس پر ہو آسان منزل
وہ محبت ہی ہے میرا زینہ

میرا دل کاسہ بن کر کھڑا ہے
کاش بھر جائے یہ آبگینہ

اک نئی جستجو ہے لگن ہے
ڈھونڈنے میں چلی ہوں نگینہ

یہ مہکؔ کے لبوں کی دعا ہے
ہو مدینہ ہی میرا دفینہ

ہوں کرم کی نگاہیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ
در پہ اپنے بلائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

دل پہ اُتری ہے پھر سے یہ نعتِ مبیں
جھک گئی ہے ادب سے یہ میری جبیں
آپ کی سب عطائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

ہوں کرم کی نگاہیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ
در پہ اپنے بلائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

ہے ضرورت مجھے ہر گھڑی آپ ﷺ کی
آپ ﷺ کے صدقے ہو گی شفاعت مری
آپ ﷺ رستہ دکھائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

ہوں کرم کی نگاہیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ
در پہ اپنے بلائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

ہے مقدر سے آقا ﷺ کی چاہت ملی
آپ ﷺ کے ذکر سے دل کو راحت ملی
آپ ﷺ کی ہیں عطائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

ہوں کرم کی نگاہیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ
در پہ اپنے بلائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

آس لے کر مہکؔ ایک ہی بس جیے
اور آنکھیں بھی زندہ ہیں ارماں لیے
سبز گنبد دکھائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

ہوں کرم کی نگاہیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ
در پہ اپنے بلائیں نبی ﷺ یا نبی ﷺ

غمِ دل کی میں تو دوا کر رہی ہوں
تصور میں اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعا کر رہی ہوں

کہ بے چینیوں سے ملے چین مجھ کو
مری حاضری ہو صدا کر رہی ہوں

عطا ہو مرے زخم کا مجھ کو مرہم
میں در پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ندا کر رہی ہوں

چھپا لیں گے کملی میں روزِ وہ ﷺ محشر
نبی ﷺ کی شفاعت، ردا کر رہی ہوں

سخن کو مرے روشنی مل گئی ہے
میں جب سے نبی ﷺ کی ثنا کر رہی ہوں

محمد ﷺ محمد ﷺ زباں پر ہے جاری
مہکؔ ذکر خیر الوریٰ کر رہی ہوں

سخی کے در کی عطا ہے ساری جو نعت کا یہ سخن ملا ہے
سلام کی کلیوں سے غنچہ درود کا دل میں بھی کھِلا ہے

ہیں پھول حسنین ؓ پیارے پیارے علی ؓ کے آنگن کے ہیں یہ تارے
جگر ہیں زہرا ؓ کا جن سے سرکار ﷺ کا چمن بھی مہک اُٹھا ہے

عظیم کتنے مرے پیمبر درود بھیجے خدا بھی جن پر
سبھی ملائک جھکے ہوئے ہیں جہاں بھی سارا جھکا ہوا ہے

عظیم حق چار یار ہیں جو ستوں ہیں اسلام کے سنہرے
سبھی ہیں پیارے نبی ﷺ کے سارے انھیں سے قائم یہ سلسلہ ہے

مجھے بلاؤں نے آن گھیرا مگر سلامت مہکؔ یہ دل ہے
بحال ہیں دھڑکنیں جو اب تک حضور اکرم ﷺ سے رابطہ ہے

عطا ہوا ہے کلام جن کو مرے نبی ﷺ ہیں
دیا خدا نے پیام جن کو مرے نبی ﷺ ہیں

مثال قرآن کی ہیں خیرالوریٰ ہمارے
ملا مکمل نظام جن کو مرے نبی ﷺ ہیں

بلا کے معراج پر خدا نے مقام بخشا
ہوا ہے حاصل مدام جن کو مرے نبی ﷺ ہیں

امام ہیں انبیاء کے ختم الرّسل محمد ﷺ
ملی فضیلت تمام جن کو مرے نبی ﷺ ہیں

گلاب مہکے مہکؔ سے جن کی وہ معتبر ہیں
ملا ہے حُسنِ دوام جن کو مرے نبی ﷺ ہیں

آ گئے مصطفیٰ ﷺ مرحبا مرحبا
آپ ﷺ کے واسطے ہے جہاں یہ بنا
اے مرے مصطفیٰ ﷺ اے مرے مصطفیٰ ﷺ

ہو مبارک کہ آئے حبیبِ خدا
ہر طرف گونج ہے اب تو صلِّ علیٰ
اے مرے مصطفیٰ ﷺ اے مرے مصطفیٰ ﷺ

آپ ﷺ کو مرتبہ ہی ملا ہے جدا
آپ ﷺ جیسا نہیں ہے کوئی دوسرا
اے مرے مصطفیٰ ﷺ اے مرے مصطفیٰ ﷺ

لاج رکھ لیجئے ہو عطا در عطا
دشمنوں سے مجھے لیجیے گا بچا
اے مرے مصطفیٰ ﷺ اے مرے مصطفیٰ ﷺ

آپ ﷺ ہی بن کے آئے ہیں خیرالوریٰ
آسرا آپ کا اے شہِ انبیاء
اے مرے مصطفیٰ ﷺ اے مرے مصطفیٰ ﷺ

ہو گیا آپ ﷺ کا نور جب رونما
پھر مہک مل گئی یہ جہاں کھل اٹھا
اے مرے مصطفیٰ ﷺ اے مرے مصطفیٰ ﷺ

گلستاں دل کا کھلتا ہے مدینے کی حرارت سے
کہ پائی تازگی یادِ محمد ﷺ کی عنایت سے

مجھے معلوم ہے چاہت محمد ﷺ کی ضروری ہے
مکمل ہوتا ہے ایمان بھی اُن ﷺ کی اطاعت سے

مرے ہر درد کا درماں مدینے والے آقا ﷺ ہیں
نہیں ڈرتی کسی بھی طور دنیا کی عداوت سے

مری چاہت محمد ﷺ ہیں عبادت بھی محمد ﷺ ہیں
ملا ہے نعت کا تحفہ محمد ﷺ کی محبت سے

مسیحا ہیں مہکؔ ہمدرد ہیں خیرالوریٰ پیارے
کہ ہر غم دور ہوتا ہے محمد ﷺ کی وساطت سے

اس جہاں میں نہیں ہے کوئی آپ ﷺ سا
آپ ﷺ ختم الرسل آپ ﷺ خیر الوریٰ

آپ ﷺ کے در پہ ہم بے نوا آ گئے
لاج رکھ لیجیے اے شہِ انبیاء

ہم ستائے ہوئے ہیں جہاں کے سبھی
دور ہوں درد سارے ملے جب دوا

کچھ نہیں ہے خبر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے نظر
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورِ ہدیٰ ہیں مرے رہنما

کھِل گیا ہے چمن مل گئی تازگی
جڑ گیا ہے مدینے سے جب سلسلہ

زندگی ہے تصور میں اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہکؔ
دو جہاں میں مرا ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسرا

قطعہ

آسماں آپ ہیں میں زمیں ہوں
دھول نعلین کی بھی نہیں ہوں

دور کب ہوں درِ مصطفیٰ ﷺ سے
آپ ﷺ کے در کی میں تو مکیں ہوں

میں دوا غم کی کرنے لگی ہوں
مضطرب دل سمیٹے چلی ہوں

دل کو عشقِ مزمل ﷺ طلب ہے
بس عقیدت سے در پر کھڑی ہوں

یہ کرم ہے مرے مصطفی ﷺ کا
میں ستم سہہ کے سب جی رہی ہوں

نعت کی برکتیں مجھ پر اتریں
پھول بن کر میں کھل سی گئی ہوں

دل نگینہ بنا ہے مرا یہ
جب سے سرکار ﷺ سے میں جڑی ہوں

گمشدہ تھی مہکؔ ذات میری
عشق میں اُن ﷺ کے خود سے ملی ہوں

میرے دل کی صدا ہے مدینہ
رحمتوں کی گھٹا ہے مدینہ

زخم سارے وہاں سے بھرے ہیں
بس شفا ہی شفا ہے مدینہ

ہیں مدینے میں جنت کے منظر
بابِ رحمت کھلا ہے مدینہ

تاقیامت رہے گا مہکتا
پھول جیسا کھِلا ہے مدینہ

دور ہوتے ہیں دل کے سبھی دکھ
میرے غم کی دوا ہے مدینہ

دل میں لے کر نبی ﷺ کی محبت
قافلہ اب چلا ہے مدینہ

بہت پیاری سی اک صدا آ رہی ہے
مدینے کو چھو کر ہوا آ رہی ہے

معطر معطر ہیں ساری فضائیں
وہیں سے مہکتی صبا آ رہی ہے

محبت میں اُن ﷺ کی جہاں وجد میں ہے
زمین و فلک سے ندا آ رہی ہے

یہ کون و مکاں سب ہے صدقہ نبی ﷺ کا
مدینے سے اُن ﷺ کی عطا آ رہی ہے

مقدر میں سب کے لکھا ہو مدینہ
مہکؔ لب پہ بس یہ دعا آ رہی ہے

قلم دان دل کا اٹھائے کھڑے ہیں
کہ لکھنے نبی ﷺ جی کی نعتیں چلے ہیں

کرم ہے محمد ﷺ کا ہم سرخرو ہیں
نگینے جو لفظوں کے ہم کو ملے ہیں

سنہری وہ جالی نبی ﷺ کا وہ روضہ
نگاہوں میں ہم تو بسائے ہوئے ہیں

کسی نے ہے پوچھا مدینے گئے ہو
کہا ہم نے ہم تو وہاں ہی بسے ہیں

کبھی پوچھنا حاجیوں سے بھی یہ تم
پلٹ کر مدینے سے کب وہ مڑے ہیں

نہیں بھاتی اُن کو فضا پھر جہاں کی
جو شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضا میں رہے ہیں

مہکؔ اُن کی قسمت میں خوشبو سدا ہے
مدینے کے گلشن میں جو بھی کھلے ہیں

حق کا رستہ مرے محمد ﷺ کا
عشق سچّا مرے محمد ﷺ کا

رب کے پیارے ہیں معتبر ہیں نبیؐ
نام اعلیٰ مرے محمد ﷺ کا

روشنی آپ ﷺ سے جہاں میں ہوئی
سب اجالا مرے محمد ﷺ کا

بزمِ دنیا سجی نبی ﷺ کے لیے
ہر نظارہ مرے محمد ﷺ کا

مجھ کو بے آسرا نہ سمجھو تم
سر پہ سایہ مرے محمد ﷺ کا

ڈوبتے دل کو مل گیا ہے مہکؔ
اب سہارا مرے محمد ﷺ کا

سنتِ سرکار ﷺ پر کر لو عمل
سرخرو ہو گے یہی فرمان ہے

دل یہ چاہے کہ میں نعت لکھتی رہوں
یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ ہی میں کہتی رہوں

بارشیں رحمتوں کی بھی ہوتی رہیں
ذکرِ سرکار ﷺ ہر دم میں کرتی رہوں

میں پرو کر سلاموں کے موتی حسیں
ہر گھڑی بس درود اُن ﷺ پہ پڑھتی رہوں

سبز گنبد کی چھاؤں میں بیٹھوں ذرا
میں اذانِ مدینہ کو سنتی رہوں

دل ہو باغِ مدینہ کا مسکن بنا
پھول صلّی علیٰ کے میں چُنتی رہوں

عشق میں آپ ﷺ کے یوں کھلے ہر کلی
آپ ﷺ کی ہی مہک سے مہکتی رہوں

بنیں گے روزِ جزا بھی ہمارے آپ ﷺ شفیع
ہمیں یقین ہے صلّی علیٰ ہمارے ہیں

مرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے انمول چاہت
کہ ملتی ہے دل کو مرے جس سے راحت

ہو جینے کا مقصد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے رب کی اطاعت

یہ گھر بار میرا حوالے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کریں گے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میری شفاعت

سخن ہے یہ افضل نبی ﷺ جی کی نعتیں
قلم کی مری ہیں یہ نعتیں تلاوت

یہ دنیا کی چاہت فریبِ نظر ہے
نبی ﷺ کی ہے چاہت حقیقی سعادت

کہ جھکنے کو شوقِ جبیں منتظر ہے
کھڑی منتظر ہوں ملے اب اجازت

نمازِ محبت ادا کر رہا ہے
مہکؔ اُن ﷺ کی چاہت ہے دل کی عبادت

دل فراقِ نبی ﷺ میں تڑپتا ہوا
راستہ دیکھتا ہے مچلتا ہوا

ہے گھڑی جو کھڑی ہجر کی درمیاں
رک نہ جائے کہیں دل دھڑکتا ہوا

آنکھ روتی ہوئی یاد کرتی ہوئی
اک سمندر غموں کا ہے بہتا ہوا

چل دیا قافلہ، ہو بلاوا مجھے
رہ گئی میں، مرا دل بھی روتا ہوا

جو پلٹتے ہیں عمرہ سے حج سے کبھی
ملنے جاتا ہے دل رشک کرتا ہوا

میں گدائے درِ مصطفی ﷺ ہوں مہکؔ
رحمتوں سے ہے کشکول بھرتا ہوا

قطعہ

مدینے میں جینا ہو میرا مقدر
مرے لب پہ اب تو یہی اک دعا ہے

مجھے بھی صبا لے چلو تم مدینے
جہاں پر وہ جنت کی میٹھی ہوا ہے

مدینے سے ملی سب کو شفا ہے
مریضوں کی فقط یہ ہی دوا ہے

یہاں پر جاوداں ہے زندگانی
یہ زم زم کا سبو امرت بنا ہے

معطر ہو گیا ہے میرا گھر بھی
مدینے سے پلٹ آئی ہوا ہے

سلامت اِس کو تُو رکھنا ہمیشہ
مرا دل تو محمد ﷺ سے جُڑا ہے

چھپائیں اپنی کملی میں مجھ کو آقا ﷺ
مرے دل کی فقط یہ ہی صدا ہے

مجھے دیدار حاصل ہو نبی ﷺ کا
مہکؔ اب لب پہ ہر دم یہ دعا ہے

دل تو بستا ہے مدینے میں مہکؔ
میں یہاں ہو کر بھی یہاں کب ٹھہری ہوں

کرم ہوا اِتنا کہ غمِ دوراں ڈھل گیا ہے
ملا جو دل کو مرے محمد ﷺ کا آسرا ہے

کھُلے ہیں اسرار مدحتِ مصطفیٰ سے کتنے
کہوں میں کیسے کہ خاص کتنی یہ سب عطا ہے

عزیز تر ہیں مجھے محمد ﷺ طفیل جن کے
یہ دین دنیا کا سب خزینہ مجھے ملا ہے

میں جانتی ہوں کہ ساتھ میرے ہیں مصطفیٰ ﷺ اب
جڑا مدینے سے ہر گھڑی میرا رابطہ ہے

ہو ورد جاری زباں پہ صلّی علیٰ ہمیشہ
نزول ہوتا ہے رحمتوں کا یہ سلسلہ ہے

بچھا کہ دامن میں دل کا بیٹھی ہوں منتظر سی
ملیں نبی کے سخن کے موتی مہکؔ دعا ہے

قطعہ

دلوں کو تازگی دیتی ہوئی خوشبو وہاں کی ہے
گلابوں سا مہکتا باغ ہی میرا مدینہ ہے

بہاروں نے کہا ہے مرحبا ماہِ مقدس کو
مبارک آمدِ سرکار ﷺ کا آیا مہینہ ہے

کرم ہو عطا ہو لبوں پر دعا ہے
جو در رحمتوں کا وہاں پر کھلا ہے

زمیں پر فلک کا چمکتا نگینہ
ہے پیارا وہ جنت کا ٹکڑا مدینہ
ہُوا ہے عطا جس کو ایسا خزینہ
جہاں عرش سارے کا سارا سجا ہے

کرم ہو عطا ہو لبوں پر دعا ہے
جو در رحمتوں کا وہاں پر کھلا ہے

جھکے ہیں ملائک عقیدت سے در پر
کھلے ہیں عطا کے جہاں پر سمندر
جو جائیں وہ لوٹیں گے جھولی کو بھر کر
وہاں پر سبھی نے جو مانگا ملا ہے

کرم ہو عطا ہو لبوں پر دعا ہے
جو در رحمتوں کا وہاں پر کھلا ہے

ہے ادنیٰ سی کاوش یہ نعتِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کہ افضل بہت ہے وہ ذاتِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
خدا خود ہی جانے صفاتِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
عقیدت سے ہم نے یہ ہدیہ لکھا ہے

کرم ہو عطا ہو لبوں پر دعا ہے
جو در رحمتوں کا وہاں پر کھلا ہے

مہک سے میں اُن ﷺ کی سجاؤں گی گھر کو
یوں جنّت کا گلشن بناؤں گی گھر کو
وسیلے سے اُن ﷺ کے بساؤں گی گھر کو
مجھے صرف سرکار ﷺ کا آسرا ہے

کرم ہو عطا ہو لبوں پر دعا ہے
جو در رحمتوں کا وہاں پر کھلا ہے

قطعہ

کرم ہو گیا ہے عطا ہو گئی ہے
کہ مقبول ہر اک دعا ہو گئی ہے

کھڑی ہوں میں روضہء اقدس پہ دیکھو
مہکؔ دور ہر اک بلا ہو گئی ہے

امّتی مجھ کو بنایا آپ ﷺ کا
شکر مولا کا کروں کیسے ادا

یا نبی ﷺ ہیں آپ ﷺ محبوبِ خدا
آپ ﷺ کی چاہت پہ جان و دل فدا

آپ ﷺ شہزادے شبِ معراج کے
عرش تھا جن کی محبت میں کھُلا

عشق سے اُن ﷺ کے یہ دل لبریز ہے
ہر گھڑی وردِ نبی ﷺ کرتا ہوا

عشق ہیں وہ خالقِ کُن کا مہکؔ
خوش نصیبی دل مرا اُن ﷺ سے جڑا

کہاں سے لوٹ کر آئی ہوا ہے
معطر شہر کی ساری فضا ہے

مرا دامن تھا خالی بھر گیا ہے
کرم سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ پر ہوا ہے

شہِ لولاک کی آمد کا چرچا
ندا صلّی علی صلّی علی ہے

مری بے چینیوں کو چین آئے
مدینہ بے قراری کی دوا ہے

ملی ہے نعت کی مجھ کو سعادت
عطا سرکار ﷺ سے تحفہ ہوا ہے

عطا ہو عشق مجھ کو مصطفی ﷺ کا
مہکؔ حرفِ دعا لب پر سجا ہے

مرے اللہ مرے مصطفی ﷺ کے صدقے میں
جو میں قطرہ ہوں ذرا سا تُو سمندر کر دے

دیارِ حرم مل کے سارے چلیں ہم
وہاں پھول رحمت کے جا کر چُنیں ہم

جو کانوں میں رس گھولتی ہیں اذانیں
مدینے کی میٹھی اذانیں سنیں ہم

ہو جینے کا مقصد نبی ﷺ کی محبت
یہ دل جان اُن ﷺ پر فدا یوں کریں ہم

وہاں بٹ رہے ہیں سکوں کے خزانے
تہی دامن اپنا وہاں پر بھریں ہم

یہ دنیا فریبِ نظر ہے مہکؔ سب
چلو مصطفی ﷺ سے چلیں اب جڑیں ہم

جو محمد ﷺ کا ہوا ہے
پھر خدا اُس کو ملا ہے

یہ عطا کا سلسلہ ہے
جو مدینے سے جڑا ہے

اک صدا دل سن رہا ہے
ہر طرف صلّی علیٰ ہے

ہر رضا ملتی گئی ہے
جب کرم ہوتا گیا ہے

پھر مدینے کی مہک سے
پھول بن کر دل کھلا ہے

لاج رکھنا مری اے مرے مصطفی ﷺ
عیب جتنے ہیں مرے سبھی لیں چھپا

بے سہارا ہوں میں اے رسولِ امیں ﷺ
آپ ﷺ ہیں آسرا خاتم الانبیا

آپ ﷺ کے در سے ہی تو جڑی ہر خوشی
آپ ﷺ سے ہی ہے دل کا مرے رابطہ

میں مریضِ غمِ دنیا ہوں یا نبی ﷺ
آپ ﷺ کے ہی وسیلے سے ہو گی شفا

مضطرب دل لیے آ گئی ہے مہکؔ
ہو کرم کی نگہ اب ملے کچھ دوا

میں درود کے گجرے گھر میں پھر سجاؤں گی
پیارے مصطفیٰ ﷺ کا میلاد جب مناؤں گی

خاک میں مدینے کی آنکھ میں لگاؤں گی
دھول اُن ﷺ کے قدموں کی سرمہ یوں بناؤں گی

بے قرار سے آنسو ٹھہرے ہیں جو پلکوں پر
پھوٹ کر میں رو دوں گی اُن ﷺ کو غم دکھاؤں گی

بوجھ جتنا بھی دل میں میرے اب غموں کا ہے
مصطفیٰ ﷺ کے در پہ میں جا کے سب سناؤں گی

دل مرا مہک جائے پھر نبی ﷺ کی چاہت سے
سانس میں مہک اُن ﷺ کی ایسے میں بساؤں گی

میرے جذبوں کو سعادت مل گئی
نعت لکھنے کی اجازت مل گئی

دین دنیا میں بھی کامل ہو گیا
جس کو آقا ﷺ کی شفاعت مل گئی

ہو گیا ایمان میرا جاوداں
جب محمد ﷺ کی اطاعت مل گئی

کھل اٹھا باغِ سخن اسرار سے
کیا کہوں کیسی عنایت مل گئی

ذکرِ احمد ﷺ ہوا کافی میرے لیے
بس مہکؔ دل کو یہ چاہت مل گئی

ہر خزانہ خدا سے عطا ہو گیا
لب پہ نامِ محمد ﷺ دعا ہو گیا

مل گیا ہے سکوں یاد سے آپ ﷺ کی
یہ تڑپنا مرا اب دوا ہو گیا

جب کبھی نعت لکھ نہ سکوں تو لگے
فرض چاہت کا مجھ سے قضا ہو گیا

زندگی میں بسے رنگ ہیں آپ ﷺ کے
عشق میں آپ ﷺ کے دل فنا ہو گیا

اب چمکنے لگا ہے سخن بھی مہکؔ
دھڑکنوں میں بھی صلّ علیٰ ہو گیا

قطعہ

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی ہے
خلد جیسی فضا مدینے کی ہے

یہ جہاں بھی نثار جس زمیں پر
سب سے پیاری جگہ مدینے کی ہے

وسیلہ بنیں گے محمد ﷺ ہمارے
شفاعت کریں گے محمد ﷺ ہمارے

ہماری صدا ہے درِ مصطفیٰ ﷺ تک
بھرم اب رکھیں گے محمد ﷺ ہمارے

یہ کشکول دل کا لیے آ گئے ہیں
عطا سے بھریں گے محمد ﷺ ہمارے

سناتے ہوئے اشک غم کی کہانی
غمِ دل سنیں گے محمد ﷺ ہمارے

نہیں ڈوب سکتی مہکؔ ناؤ دل کی
سہارا یوں دیں گے محمد ﷺ ہمارے

قطعہ

آؤ چلتے ہیں سارے مدینے مہکؔ
بٹتے ہیں جس جگہ خزینے مہکؔ

بے دھڑک ڈال کشتی سمندر میں تُو
جب حوالے نبی ﷺ کے سفینے مہکؔ

دل ادائے مزمّل ﷺ پہ قرباں مرا
مل گئے زندگی کے قرینے مہکؔ

تصورِ محمد ﷺ کا غم کی دوا ہے
کہ نامِ محمد ﷺ خود اک دعا ہے

مجھے چھوڑ آؤ درِ مصطفیٰ ﷺ پر
مرے ٹوٹے دل کا وہ در آسرا ہے

طبیبو! نہ چھیڑو مجھے جانے دو بس
مدینہ مدینہ مری بس شفا ہے

تمنّائے دیدار سے چشم روشن
چمن دل کا عشقِ نبی ﷺ سے ہرا ہے

دلِ مضطرب کو ملے اُن ﷺ کی چوکھٹ
مہکؔ آ رہی دل سے ہر پل صدا ہے

نعت لکھنے کی دل کو بھی چاہت ہوئی
اور رب کی بھی مجھ پر عنایت ہوئی

ہو گئی ہے عطا مدحتِ مصطفیٰ ﷺ
لکھ لیا یا نبی ﷺ دل کو راحت ہوئی

شکر مولا ترا میں کروں بس ادا
میں بہت خوش مجھے یہ سعادت ہوئی

لکھ لیے ہیں مدینے کے منظر حسیں
یوں تخیل کو میرے اجازت ہوئی

پھول مدحت کے کھلنے لگے ہیں مہکؔ
اور حاصل سخن کو نزاکت ہوئی

قطعہ

کُھلے ہیں در رحمتوں کے ہم پر ہوئی عطا ہے حضور ﷺ آئے
سنبھل گئے ہیں غموں کے مارے، کرم ہوا ہے حضور ﷺ آئے

نبی ﷺ جو احساس کے ہیں پیکر کریں گے امّت کی وہ شفاعت
میں امّتی ہوں نبی ﷺ کی دل کو بھی آسرا ہے حضور ﷺ آئے

تمت بالخیر

صائمہ جبین مہکؔ کا نعتیہ مجموعہ ”عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ ایسی عطا ہے جس کا فیض شاعرہ کی نسلوں میں منتقل ہوتا جائے گا۔ نوجوان شاعرہ کا مجاز سے تصوف کی طرف آغازِ سفر جہاں قابلِ تحسین و ستائش ہے وہاں موصوفہ کی شعوری پختگی کی دلیل بھی ہے۔ اس عمر کے شعراء عموماً مجازی محبوب کے گرداب سے ہی نہیں نکل پاتے چہ جائیکہ نعت کی طرف رجحان اور نہ صرف رجحان پائیں بلکہ ایک پوری کتاب لکھ کر اُسے توشہء آخرت بھی بنائیں۔ صائمہ جبین مہکؔ کا تعلق چکوال کے ایک دیہی علاقے سے ہے جہاں ناموافق تعلیمی ماحول میں بود و باش پانے کے باوجود صائمہ جبین مہکؔ کے اندر ایک فنکار/ فلکار کا موجود ہونا اور نہ صرف موجود ہونا بلکہ اپنے موجود ہونے کا احساس اور وہ بھی حساسیت سے شرابور شاعری کے ذریعے دلوانا، قابلِ رشک ہے۔ صائمہ اپنے اردگرد کے حالات و واقعات، محسوسات، چاہتوں، نفرتوں، معاشرتی ناہمواریوں، دلوں کے ٹوٹنے جڑنے اور غالب و مغلوب ہونے سے لے کر اپنے عقائد کے اظہار تک پر قدرت رکھتی ہے۔ ایک لڑکی اور پھر گاؤں کی لڑکی اور وہ بھی معاشرتی رسوم و روایات میں جکڑی لڑکی کا اس بہادری اور ثابت قدمی سے عملی زندگی میں اُترنا یقیناً ایک مشکل فیصلہ ہے۔ مگر صائمہ جبین نے یہ مشکل فیصلہ کیا جو محسوس کیا، جیسے سوچا اُسے شاعری کی زبان دے کر اپنی اولین کتاب ”سلگتی یادوں کے دیپک“ کی صورت منظرِ عام پر لے آئی اور اب ”عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کی صورت اپنے عقائد، سوچوں اور تخیلات کی پاکیزگی کا اظہار بھی کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ صائمہ جبین مہکؔ کے فن کو ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے خداوند عالم وہ عروج عطا فرمائے کہ حلقہء علم و ادب میں اعلیٰ مقام پائے اور اپنے فن کا لوہا منوانے میں سرخرو ہو۔

نسیم عباس ناصر
اسلام آباد

”عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ ایک ایسی کیف آور وجدانی کیفیت کا عنوان ہے جو تازہ کار شاعر صائمہ جبین مہکؔ کے دل پر براہِ راست اُتاری گئی اور شعوری پختگی، فنی مہارت اور خوب صورت الفاظ کے چناؤ کی استطاعت بخش کر اُس سے ایک شہکار تخلیق کرایا گیا۔ یہ کارِ عشق نہ صرف اُسے دنیا میں ممتاز کرنے کا سبب بنتا ہے بلکہ اُخروی زندگی کی کٹھن مسافت کا معتبر رختِ سفر بھی ثابت ہوتا ہے۔ انسان کا اپنے خالق سے ربط و تعلق اور محبوبِ خالق سے اظہارِ عشق و عقیدت بہت احتیاط طلب ہونے کے ساتھ ساتھ کیف آور اور فیض بخش ہے جو انسان کے داخلی و باطنی محسوسات و مشاہدات کا جہان آباد کر دیتا ہے۔ حمد و نعت کا سچا شاعر براہِ راست عشقِ حقیقی سے سرفراز ہوتا ہے اور بالواسطہ طور پر عشقِ مجازی کی وادیوں سے بھی حقیقی شناسائی حاصل کرتا ہے۔ صائمہ جبین مہکؔ کے ہاں لفظوں کی پر کیف نشست و برخاست، مفاہیم سے مزین مصرعے اور برجستگی سے آراستہ رواں دواں اشعار کافی مقدار میں موجود ہیں۔ وہ اپنی رونقِ قرطاس کرنے کے ہنر سے بہرہ ور ہیں اس لیے وہ اپنی سوچ کی تمام تر بے ساختگی اور سچائی کو اپنی شاعری کے ذریعے قاری تک پہنچانے میں کامیاب رہتی ہیں۔ یہ وصف ان کی شاعری کو مستحکم، جاندار اور پیغام آمیز کر دیتا ہے۔ میری دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر انہیں ان کے شوق، محنت اور عشق کا ثمر شفاعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں عطا فرمائے۔ آمین

ناصر ملک
اردو سخن پاکستان

صائمہ جبین مہک کا عشقِ احمد ﷺ قلب ونظر کو منور کر رہا ہے والدین نے نام ہی ایسا دیا کہ وہ نام اس کی ذات کا حصہ بن گیا اور عشق رگ وپے میں سرایت کر گیا اور جب ادبی سفر کا آغاز کر کے جادۂ عرفاں طے کیا تو عشقِ احمد ﷺ میں ڈوبتی چلی گئی اور قلم کا رُخ حبِّ الٰہی اور عشقِ محمد ﷺ کی طرف ہو گیا اور صائمہ جبین مہکؔ کے دل سے آواز آئی:

بہت قیمتی ہے عقیدت کی دولت
عطا خاص ہے یہ عطا عشقِ احمد ﷺ

عطا کا احساس ہی اصل زندگی ہے جب اس زندگی کی سمجھ آجائے تو پھر سید الکونین ﷺ کے سوا کوئی نظر میں نہیں جچتا اور نہ آدمی کسی اور سہارے کا متلاشی ہوتا ہے اور عشقِ احمد ﷺ جس کی توقع نہیں کی جا سکتی وہ ہر مصیبت سے گزرنے کے قابل بنا دیتا ہے جیسے کہ صائمہ جبین مہک کہتی ہے۔

دیا طوفان نے رستہ ہوا بھی بن گئی رہبر
مصیبت میں محمد مصطفی ﷺ کو جب پکارا ہے

عشقِ احمد ﷺ میں نعت کے مختلف پہلوؤں نے، مختلف مضامین نے میرے سامنے نعت کی قوس و قزح بکھیر دی ہے اور مجھ جیسا دیوانہ عاشقِ رسول ﷺ مدحتِ رسول ﷺ کی جاں فزا وادیوں میں گھومتا پھر رہا ہے اور عشق ومحبت، اور عقیدت کی جو آواز عشقِ احمد ﷺ سے آرہی ہے وہ جذبہ عشق کو فراواں کر رہا ہے اور سورہ نعت کے جذبہ کو فروزاں کرنے کا باعث ہے جمالِ عظمت اور رفعت میں احمد مرسل ﷺ کا لاریب کوئی ثانی نہیں اور جو نعت گو اس حقیقت کو جان کر ان سے نعتوں کی مالا پروتا ہے وہ امر ہو جاتا ہے۔ صائمہ جبین مہکؔ یقیناً عشقِ احمد ﷺ کی سچی اور سچی مالا پرو کر درِ اقدس پر حاضری کے لیے تیار ہے تا کہ وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کر سکے۔ حبِّ رسول کے پھول صائمہ جبین مہکؔ کے عشقِ احمد ﷺ میں جا بجا گل و لالہ کی طرح مہک رہے ہیں۔ سراجاً منیراً ہدایت کے نور سے معمور احمدِ مرسل ﷺ کا عطا کردہ رستہ ان کی راہوں کو مہکا بھی رہا ہے اور چمکا بھی رہا ہے۔ صائمہ جبین مہکؔ نے جس خلوص سے اس وادیٔ سخن کو مہکایا ہے دعا گو ہوں کہ ان کا شوقِ دید ان کے لیے اذنِ حاضری حضوری ہو اور ان کا مجموعہ ان کے لیے توشۂ آخرت بھی بن جائے۔ آمین!

ڈاکٹر شہناز مزمل
مادرِ دبستانِ لاہور۔ چیئر پرسن ادب سرائے انٹرنیشنل

www.sam-jm.com